

کا کوئی موقع نہ رہا۔ یعنی حسن کو
 غمزدے کے لیے اہتمام میں جو کچھ
 کرنا پڑتا تھا، اس کی ضرورت
 ختم ہو گئی۔ غمزدے کے لیے کشاکش
 ہی باقی نہ رہی اور اسے سعی و
 کوشش سے فراغت مل گئی۔
 مقام شکر ہے کہ محبوبوں اور حسینوں
 کو آرام مل گیا، کیونکہ میرے بعد
 ناز و ادا کے جو روحفا کو انگیز
 کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔
 شعر میں قابلِ غور نکتہ یہ
 ہے کہ غمزدے کے لیے سعی و کوشش
 سے فراغت صرف اس حسین
 تک محدود نہ رہی، جس پر مرزا
 غالب فریفتہ تھے، بلکہ پورے
 عالمِ حسن کو اس کشاکش سے نجات
 مل گئی اور تمام حسینوں کو آرام
 حاصل ہو گیا۔ گو یا حقیقی عشق کا
 حامل محض ایک غالب تھا۔ اس کے سوا کسی میں محبت کے لوازم پورے کرنے کی
 صلاحیت موجود نہ تھی۔

۲۔ **تشریح :** اس شعر میں پہلے شعر کا مضمون نئے دلکش انداز سے دہرایا گیا
 ہے۔ فرماتے ہیں : عشق کے واجبات بجا لانے کے لائق کوئی نہ رہا۔ یہ سب کچھ میرے
 ساتھ ختم ہو گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ناز و ادا کے لیے بھی کار فرمائی کا کوئی موقع باقی نہ رہا۔

خوں ہے دل خاک میں احوالِ تباں پر، یعنی
 اُن کے ناخن ہوئے محتاجِ حنا، میرے بعد
 درخورِ عرض نہیں، جو ہر بیداد کو جا
 نگہ ناز ہے سرے سے خفا، میرے بعد
 ہے جنوں اہل جنوں کے لیے آغوشِ وداع
 چاک ہوتا ہے گریباں سے جدا، میرے بعد
 کون ہوتا ہے حریفِ مٹے مردِ افکنِ عشق
 ہے مگر لبِ ساقی پہ صلا، میرے بعد
 غم سے مڑتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
 کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا، میرے بعد
 آئے ہے بکیسی عشق پہ رونا غالب
 کس کے گھر جائے گا سیلابِ بلا، میرے بعد
 کس کے گھر جائے گا سیلابِ بلا، میرے بعد